محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب)

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء

فاضلِ مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع — حافظ احمد شاکر

مطبع — زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

ناشر — المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات — ۳۵۴

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

اپریل ۱۹۸۹ء

کیا اور بکہ سے نکال دیا اور خدا نے نیک مکر کی۔ وہ نکالنا اس رسول کی فتح کا موجب ٹھہرا دیا خدا کے اس قسم کے کام بھی پائے جاتے ہیں کہ جس گڑھے کو ایک بدذات ایک شریف کے لئے کھودتا ہے خدا اسی کے ہاتھ سے اسی میں اس کو ڈال دیتا ہے الخ'' (چشمہ معرفت ص ۱۰۹)

اسی طرح حضرت مسیحؑ کے متعلق خدا نے یہود کے مکر کو انہی پر ڈال دینے کا اور مسیحؑ کو بچانے اور زندہ اٹھانے کا وعدہ دیا اس وقت بالفاظ مرزا صاحب:۔

''یہودی اسی فکر میں تھے کہ آنجناب کو بذریعہ صلیب قتل کر دیں''
(تریاق القلوب ص ۱۵۱/۲۵۹ ط ۱ و ۲ حاشیہ)

والہذا صاف عیاں ہے کہ وعدہ تطہیر وغیرہ بھی اسی وقت کیلئے تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ وعدہ کے الفاظ صاف:۔

''دلالت کرتے ہیں کہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں'' (آئینہ کمالات ص ۴۶/۴۴ ط ۱ و ۲)

پس اگر اس جگہ توفی کے معنی موت اور رفع الی اللہ بلندی درجات کئے جاویں تو معاذ اللہ یہود کا مکر کامیاب اور خدا کی تدبیر ناکام اور کفار سے سراسر تطہیر غلط و باطل اور وعدہ الٰہی کذب و دروغ ٹھہرتا ہے چونکہ ایسا نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ یہاں لفظ توفی کے معنی یہی ہو سکتے ہیں

اَلتَّوَفِّیْ اَخْذُ الشَّیْءِ وَافِیًا (تفسیر بیضاوی زیر آیت فلما توفیتنی) یعنی توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا لینے کے ایسے ہی محاورہ عرب ہے توفیت منہ دراہمی میں نے اس سے اپنے درہم پورے لے لئے (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۲۸۱) چنانچہ مرزا صاحب نے بھی الہام متوفیک کے اسی کے قریب قریب معنی کئے ہیں۔

"میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"
(براہین احمدیہ ص۵۱۹ حاشیہ)

الغرض خدا نے حسب وعدہ مسیح کو اپنی طرف اٹھا لیا اور کفار کے مکر کو انہی پر الٹ دیا۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ جن کے متعلق مرزا صاحب کو بھی اقرار ہے کہ وہ بہ برکت دعائے نبوی صلعم قرآن سمجھنے میں اول نمبر پر تھے اُن کی روایت سے تفسیر معالم میں مرقوم ہے:

فَبَعَثَ اللّٰہُ جِبْرَائِیْلَ فَاَدْخَلَہٗ فِیْ خَوْخَۃٍ فِیْ سَقْفِھَا رَوْزَنَۃٌ فَرَفَعَہٗ اِلَی السَّمَاءِ مِنْ تِلْکَ الرَّوْزَنَۃِ وَاَلْقَی اللّٰہُ شِبْہَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَتَلُوْہُ وَصَلَبُوْہُ۔

جب وہ شخص جو مسیح کو پکڑنے کیلئے گیا تھا مکان کے اندر پہنچا تو خدا نے جبرائیلؑ کو بھیج کر مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا اور اسی بدبخت یہودی کو مسیح کی شکل پر بنا دیا پس یہود نے اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا۔ (جلد ۲ ص۲۳۸)

اسی روایت کو درِ منثور میں عبد ابن حمید اور نسائی، و ابن مردویہ سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اور علامہ سیوطی نے بھی اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ پھر اس کے قریب قریب امام ابن جریر نے جو [illegible] نہایت معتبر ائمہ حدیث میں سے ہے۔ (ترجمہ معرفت حاشیہ ص۲۲) [illegible] اور عبد ابن حمید نے شہر بن حوشب سے روایت وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ۔ نقل کی ہے۔

اس روایت کے متعلق جو حمل کر دیتے ہیں کہ یہ عقیدہ [illegible] حضرت [illegible] نے صحابہ کی کتب سے لیے [illegible] و جدید [illegible]